



سوال

(205) نکاح متعہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

متعہ کا حکم مثل خنزیر ہے یا مثل زنا کے اور وقت اضطرار جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نکاح متعہ جائز نہیں ہے یعنی ہر حال میں حرام ہے یہ نکاح قیامت تک حرام ہے۔

وَأَنْزَيْنَ بِمِ الْفُرُوجِمْ يَهْطُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجٍ مُّوَدَّعٍ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَانكِحُواهُنَّ غَيْرِ مُطْعَمِينَ ۚ فَمَنْ ابْتِغَىٰ ذَرْعًا فَأُولَٰئِكَ جُمُ الْعَادُونَ ۚ ... سورة المؤمنون

(اور وہی جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں یا ان (عورتوں) پر جن کے مالک ان کے دائیں ہاتھ بنے ہیں تو بلاشبہ وہ ملامت کیے ہوئے نہیں ہیں پھر جو اس کے سوا تلاش کرے تو وہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں)

عن سہرۃ الجعفی أن أباه حدثہ أن کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایہا الناس ابنی قد کنت أذنت لعم فی الاستمتاع من النساء وإن اللہ قد حرم ذلک علیکم التیامۃ [1] الحدیث (رواہ احمد و مسلم المستحی مع التعلیل 6/43)

(سہرہ جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تم کو عورتوں سے (نکاح) متعہ کرنے کی اجازت دے رکھی تھی اور (اب سن لو!) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت تک حرام دیا ہے) کتبہ: محمد عبد اللہ۔

اس کے متعلق واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت حالت اضطرار میں فرمائی تھی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منسوخ فرمائی تو اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ جواز حالت اضطرار پر نسخ وارد ہوا۔ اب حالت اضطرار وغیرہ میں یکساں ناجائز و حرام ہے جس طرح زنا و استمناء بالید ہر حال میں حرام ہے خنزیر و مردار پر اس کا قیاس نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ گوتنگی میں جواز اضطرار ہوتا ہے اس میں ہلاک نفس اور جان کا اندیشہ ہوتا ہے اس لیے سدر مق کے لیے تھوڑی مقدار میں اکل حرام جائز کیا گیا۔ خلاف شہوت انسانیہ کے کہ اس کی زیادتی میں جان کا اندیشہ نہیں ہے البتہ زنا کا اندیشہ ہے چنانچہ حسب فرمان شارع علیہ السلام اس کا علاج اس شخص کے لیے جسے نکاح کا مقدور نہ ہو۔ روزہ ہے اور بہت سی دوائیں بھی اس قوت کی گھٹانے والے ہیں بعض لوگ جو یہ عذر کے پیش کرتے ہیں کہ صحیح مسلم میں چونکہ لفظ کا تحذیر متعہ کے بارے میں وارد ہے اس لیے ہم بھی اسی موافق یہ لفظ بولتے ہیں۔



سو واضح ہو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ اور لوگوں کا قول ہے یہاں پر صحیح مسلم کی عبارت نقل کی جاتی ہے تاکہ ناظرین کو خود اس کی کیفیت معلوم ہو جائے۔

قال ابن أبي عمرة: إنا كانت رخصة في أول الإسلام لمن اضطر ما، كاليهود والدم وحم الخنزير، ثم أحكم الله الدين فبقي عنها [2]

یعنی متعہ کرنا جسے اضطرار کی حالت ہو تو اس کے لیے ابتداء سے اسلام میں جائز تھا جیسا کہ مردہ اور گوشت خنزیر کا حالت اضطرار میں جائز ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی باتوں کو محکم اور دوامی قرار دیا اور متعہ سے منع فرمایا:

ایک عذرنا معقول یہ کیا جاتا ہے کہ محدثین نے "باب النکاح المتعہ" منعقد کیا اور کتب حدیث میں اس کو لفظ نکاح سے تعبیر کیا گیا اور جب اس کو نکاح کہا گیا تو اب ہم اس کو مثل زنا کے نہیں کہہ سکتے۔ یہ بھی سخت غلط فہمی ہے اس کو نکاح اس لیے کہا گیا کہ اس میں ظاہر اُصورت عقد کی پائی جاتی ہے اس لیے اس کو تزویج و نکاح کہا گیا۔ ابو داؤد و نسائی و غیرہ میں ابو بردہ سے مروی ہے۔

عن خالد بن بردة، أنه بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى رجل، تزوج امرأة آبية من بده أن يبيعه ويأخذ مال [3]

یعنی ابو بردہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی طرف بھیجا جس نے اپنے باپ کی عورت سے نکاح کر لیا تھا اور حکم فرمایا کہ اس شخص کو قتل کر ڈالو۔ اور اس کا مال لے لو۔ یہاں پر باپ کی منکوحہ سے عقد کرنے کو "تزویج" یعنی نکاح کہا گیا حالانکہ یہ فعل زنا سے بھی بڑھ کر ہے کیوں کہ زنا کی سزا کوڑے مارنا یا سنگسار مقرر کی گئی۔ فعل مذکور کی طرح قتل کر ڈالنا اور مال لے لینا نہیں قائم کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ولا تنكحوا نكح آبائكم ... ۲۲ ... سورة النساء

اور اپنی عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں) یہاں بھی فعل مذکور پر لفظ نکاح بولا گیا یہی مسلک تاج الحدیثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ امام ابن حزم صاحب محلی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اگر تفصیل کی ضرورت ہوئی تو آئندہ ان شاء اللہ مفصل طور پر لکھا جائے گا۔ کتبہ: محمد عبد الجبار عمر پوری۔

[1]- صحیح مسلم رقم الحدیث (1406)

[2][2]- صحیح مسلم رقم الحدیث (1406)

[3]- سنن ابی داؤد رقم الحدیث (4457) سنن النسائی رقم الحدیث (2632) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (3608)

حدامہ عنہمی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبد اللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 397



محدث فتویٰ